منشور محمدی

منشور رسولان سمجھتان بخاتم ❊ باخاتم و فہرآمدہ منشور محمد توریت بلاتوریہ انجیل بہ تجیل ❊ گویان صفت و سیرت نہرو محمد

نمبر ۱۷ | مورخہ ۲۰ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۲

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو
اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرہ احباب کے جانب سے مہینہ مین تین مرتبہ ۵-۱۵-
۲۵- کو چھپکر جاوہ اشاعت پاتا ہو مقصود اسکی اجرائے حقیقت دین اسلام
ظاہر کرنا ہو اور مخالفان اسلام کو اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی
بمد پیشگی چار روپیہ ۴ م محصول ڈاک متقرر ہو اور مابعد المضاعف
گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ
اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خاص
باجرت ۱ فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ
ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے

المعلن محمد عبد المجید سکرٹری زمرہ احباب بنگلور

غزل مولانا مکمل صاحب

ہمارے جیسون کی دان پر ہین کس حساب مین پاؤن
فرشتے رکھہ نہین سکتے در جناب مین پاؤن .
ہوا گلاب جو دہوئی تہے خالص آب مین پاؤن
تو کیون نہ عطر ہو کر دہو در تو گلاب مین پاؤن
دہر افلک نے تنے ابکے انقلاب مین پاؤن
کہ رکتہ ہین غم تو نے دل خراب مین پاؤن
جو جاوہ مسیح کو تو آسمان چارم پر
مسیح دہو دہ تیرے تشت آفتاب مین پاؤن
خدا کی واسطے اب ہاتہہ تو پکڑ ساقی
لگے پہسلنی میرے نشہ شراب مین پاؤن
جو صاف دل ہین نہین اونکو تیہ دہر سے دور
کہ موج رکھہ نہین سکتے گنبد حباب مین پاؤن
نہ پونچے مترل مقصود کو دل افسردہ
کرے نہ قطع مسافت جو ہو سے خواب مین پاؤن
پی وداع میری جان آئی انکھون مین
جو رکہا تمنے سفر کیلئے رکاب مین پاؤن
الہی خوف سے کسکے ہوا مجھے رعشہ
کہ ہاتہہ لرزہ مین ہین اور ہین اضطراب مین پاؤن

کرتے - وہ تو نصیب نہوا - محض عشا ئے ربانی یعنے دین
روٹی نوش فرمانیکو جو عبارت ہی مسیح صاحب کا گوشت کہانے
اور لہو پینے سی نجات کا سرہ بہ خیال کیا ع زہی تصور باطل
زہی خیال محال - اور مین سچ کہتا ہون کہ اگر پادری فانڈر
صاحب شوفی پہلے اپنے آقا کا احوال بخوبی دریافت کر لیتے تو
نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم کی نسبت
وہ کچھ نہ کہتے بلکہ ایک عمدہ منصفی کو تا بکہ رہتے اور مین نے یہہ امر
بالخصوص منشور محمدی کے پہلے جلد کے پہلے نمبر مین ثابت کر چکا ہون
کہ توریت و انجیل وغیرہ اپنی حرافت و احالت پر ہرگز نہین ہین
تا وقتیکہ ہمارے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی نبوت پر سب کے سب تقریحات
گذرا دی جاوین - خیر اب دربارہ ہذا خصوصاً کتاب خطبات احمدیہ
کا حوالہ دیکر ایک دلیل پیش کرتا ہون حق تعالی مسیحی بھائیون
کو عقل سلیم اور توفیق عطا فرماوے آمین -

اعمال کے ۵ باب ۳۶ نمبر سے ۳۹ نمبر تک لکھا ہی - اگلے دنون مین تہوداہ
نے اپنے کو فخر کیا کہ مین بڑا آدمی ہون اور قریب چار سو مرد اسکے
تابعدار ہوے سو وہ قتل کیا گیا اور سب جتنے اسکے فرمان بردار تہے
پراگندہ اور ہلاک ہوے - بعد اس شخص کے یہوداہ جلیلی نے باجود
کے ایام مین اسنے بہت لوگون کو اپنے ساتھ لیا وہ بھی ہلاک
ہوا اور جتنے اسکے فرمانبردار تہے سب چھدر گئے - سو اب مین تم سے
کہتا ہون کہ ان مردون سے باز رہو اور انہین چھوڑ دو
کہ یہہ مشورت و یہہ کام اگر آدمیون سی ہے تو برباد ہو جائیگا
لیکن اگر خدا سی ہے تو تم اسے برباد کر نہین سکتے - لیکن تم خدا
سے لڑنے والے نہرو - انتہی - خلاصہ یہہ کہ جو شخص نبوت

کا جہوٹا دعوی کریگا تو مقتول ہو جائیگا - اور جتنے بہر اسکے فرمان
بردار ہونگے سب کے سب ہر بہر تتر بتر ہو جائینگے - باقی نہ رہینگے -
جیسا تہوداہ اور یہوداہ اور انکے اتباع کا احوال گذرا - اور
اگر وہ شخص خدا کی طرف سی سچا دعوی نبوت کریگا تو اسکو کوئی
برہم نہ مار سکیگا جو برہم مارنے جائیگا گویا اسنے خدا سی جنگ کرتا ہی - اب
ہمارے حضرت کی طرف نظر کرو ذرہ چشم انصاف سی دیکہو جب کہ آپ
نے دعوی نبوت کیا یوماً فیوماً آناً فاناً انکو ترقی ہوتی چلی اور
آپ کی نبوت و رسالت کی برق چار دانگ عالم بکثرت اڑنے لگے
اور انکے اتباع و فرمانبردار جہنڈ کے جہنڈ ہوتے چلے - اور چونکہ آپ
باعتبار بہادری و غلبہ کے صحیفہ اشعیا نبی کے سورد و مصداق
ہین چنانچہ اسکے ۴۲ باب کا ۱۳ فقرہ دیکہو - فہو ہذا خداوند
بہادر کے مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا -
وہ چلائیگا ہان نعرہ ماریگا وہ اپنے دشمنون پر اپنی تین قوی
دکہلائیگا - انتہی - پس جو شخص براہ انکار و سرکشی آپ سے پیش
آیا تو آپ نے اسکو ملزم و مستاصل کیا - اور بڑے بڑے شجیعان
جہان کا جی چہڑا دیا - اور آپکا رعب و دبدبہ شوکت و غلبہ
دور دست ملکون تگ بخوبی پہنچ گیا حتی کہ تاجداران دوران
کے دلون مین ایسا ہیبا کہ ادنکا کلیجا کانپ اٹہا ع ہیبت
حق است این از خلق نیست - الی الآن وہی عظمت وہی
شان ساری جہان مین پہیلی ہوئی ہی اور رونق بے اندازہ
دکہا رہی ہی - قیامت تک یہی عالم نور ہدایت جہمکتا رہیگا
اور اپنا جلوہ روز افزونی دکہاتا جائیگا - الحمد للہ علی
ذلک محمد للہ علی ذلک - پس ایسی نبوت باہرہ کا انکار کرنا

اور اسکو بیرحم مارنے جانا ہو تو خدا سے جنگ کرنا ہو۔ پادری
فاندر صاحب نے اس بلا میں مبتلا ہو کر خدا سے جنگ کرنی شروع
اب جو انکو بیرحمی نہیں تو اور کیا خدا سے جنگ کرنی نہیں سمجھتے
کہ کیسا اندھیر کر رہے ہین۔ کیون عیسائی بھائیو کب تک خدا سے
جنگ کرو گے خدا سے ڈرو۔ عاقبت سنوارو۔ تعصب و نفسانیت
بد بلا ہو کہ جسکے سبب آدمی دوزخ کا کندہ بن جاتا ہو۔ اپنے دین
کی فکر کیا پیشوا کی عقل و دانش کو کام فرماؤ۔ بتصدیق قلبی تمام
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاؤ جسوقت کہ اس دار فانی سے
گزرو۔ حیات جاوید انی مین امن چین سے رہو۔ وما علینا الا البلاغ
المبین انہ ولی التوفیق ❊ راقم عبد الحق ساکن مسکر بنگلور

برکتِ دینِ محمدی

دریں ولا مسماۃ جینی نے دین اسلام قبول کی اور اپنے گناہون سے پاک
ہوئی کیفیت اسکی یہہ ہو کہ مسماۃ مذکورہ کی خالا پیشتر اسلام سے مشرف
ہو چکی تہی اور کہین سفر کو گئی تہی اب جو مہینے ہوئے کہ ناگپور مین واپس
آئی اور اپنی بہانجی کو خوبیان دین اسلام کی سمجھانے لگی آخر اس
اوس دیندار عورت کے پند و نصائح سے اسنے بھی شرف اسلام حاصل
کی اللہ جل شانہ اپنے نبی برحق کی حقیقت محمدیہ سے سب دلون کو
تسلی بخشے آمین ۔ راقم ایک محمدی

منقولات

ضمیمہ خیر خواہ عالم نمبر ۵ جلد ۳ مین ایک سوال جواب طلب
منجانب جناب ہیرالعل صاحب چھپا ہوا ہو لاکن ہنوز کسی عیسائی
صاحب نے سوال ہذا کا جواب راقم نہین فرمایا باوجودیکہ نور افشان
اور شمس الاخبار ایسوا سطے اجرا ہوئے ہین کہ ہر ایک سائل صاحب اپنے

اور اسکے سوالات کا جواب پاوے۔ لہذا ہم واسطے سیر و سیاحت
ناظرین اخبار کے سوالات کو نیاز مین بمجسب تحریر کرتے ہین چنانچہ
سوال اول بروز پنجشنبہ مولوی محمد عبد المجید صاحب
منادی اسلام نے اپنی وعظ مین دو اعتراض بیان فرمائے جنکا
جواب طبع ہین آوے وہ ہذا کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰ ۔ ۲۲
تک جو عبارت ہو اوس سے مفہوم ہوتا ہو کہ اگر کوئی شخص بادعاے نبوت
کچھ کہے اور وہ واقع ہو یا پورا نہو تو وہ شخص گستاخ ہے دعوے مین
جھوٹا ہو۔ انجیل متی باب ۱۶ ۔ آیت ۲۷ ۔ مین قول جناب مسیح کا
یون ارقام ہو کہ جب ابن آدم اپنے باپ کی حشمت سے اپنے فرشتون
کے ساتھہ آویگا تب ہر ایک کو اوسکی کام کے بدلہ دیگا آیت ۲۸ مین
تم سے سچ کہتا ہون کہ بعضے اونمین سے جو یہان کھڑے ہین جب تک
کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے نہ دیکھین موت کا مزہ نہ چکھینگے
کہ ماتہی ۔ اس سے صاف ظاہر ہو کہ مسیح نا وقتیکہ اپنی بادشاہت
مین قریب قیامت پلٹ کے آوین اون لوگون کو زندہ رہنے کا وعدہ
فرماتے ہین چونکہ مسیح ابھی تک تشریف نہین لائے اور وہ سب آدمی
جو وہان کھڑے تہے مر چکے لہذا جو کچھہ فرمایا تہا پورا نہوا اور جو
کہ آیت مذکور مین لکھا ہو کہ وہ جھوٹا قتل کیا جاویگا مسیح قتل ہی
ہوئے اور اسی طرح کتاب استثنا باب ۱۳ مین صاف صاف ارشاد ہو
کہ اگر تم مین کوئی نبوت کا دعوی کرکے معجزے بھی دکھائے اور
سوائے یہوواہ کے کسی اور معبود کیطرف بلائے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا
پس حضرت مسیح نے اپنی طرف بلایا اور یہوواہ کا نام چھپایا توحید مین
تثلیث کو ملایا اور بزعم عیسائیان قتل ہی ہوئے اب مسیحی بھائیون
کی خدمت مین عرض ہے کہ اوسکا جواب شافی کتاب اللہ سے جیسا کہ

بہ سوال کیا ہوا ارشاد فرمائین ۔ سوال دوم انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ - ۱۹ تگ جو لکھا ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہو کہ احکام توریت منسوخ نہین ہین اور توریت کے بھی اتنا سمجھا جاتا ہو کہ عید وقربانی وختنہ وغیرہ احکام ابدی ہین اور ان پر عمل کرنا ہمیشہ سبکو لابدی ہو یہان تگ کہ حضرت مسیح ارشاد فرماتے ہین کہ مجکو خداوند کہنیسے کام نہین چلتا جب تگ کہ عمل نکرے متی ۷ باب آیت ۲۱ - ۲۳ - ۲۴ - اور یون بھی انجیل کہتی ہو کہ اگر نبوت باتون مین کوئی کچھ گھٹائی یا بڑہائی تو خدا اُن بلاؤن کو جو اس کتاب مین لکھی ہین اوسکی لئے زیادہ کریگا ۔ اور اوسی زندگی کی کتاب اور شہر پاک اور اُن باتونکی شرکت سے جو اس کتاب مین لکھی ہین نکال دالیگا مشاہدات باب ۲۲ آیت ۱۷ - ۱۹ باین ہمہ حضرت پولوس نامہ عبرانیان باب ۷ آیت ۱۹ مین ارشاد فرماتے ہین کہ اگلا حکم کمزور اور بے فایدہ ہونے کے سبب سے منسوخ ہے کہ شریعت کچھ کامل کر نہین سکتی اب ملاحظہ فرمائی کہ حضرت مسیح تو ارشاد کرین کہ مین منسوخ کرنی نہین آیا اور جو کوئی چھوٹے سے چھوٹے حکم کو موقوف کریگا تو کیسا سست ہی کہی تو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا کہلائیگا انجیل متی باب ۵ آیت ۱۹ اور پولوس مقدس چھوٹے بڑے سب حکمون کو کمزور اور بے فایدہ اور منسوخ بتاتے ہین پھر کیا سبب ہے کہ مسیحیون مین پولوس مقدس کہلاتے ہین اور نامہ گلیتیان باب ۲ آیت ۱۶ مین کہتے ہین کہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی آدمی نیک نہین ہو سکتا بلکہ باب ۳ آیت ۱۰ نامہ مذکور مین کہتے ہین کہ شریعت پر عمل کرنیوالے ملعون ہو اب جواب شافی ارشاد ہو ۔ فقط

اشتہار

برائی افادۂ ناظرین اخبار اشتہار دیا جاتا ہو کہ رسالہ اظہار الاسلام نام جسمین مباحثہ مذہبی محمدی وعیسوی جو فیمابین جناب فضیلت مآب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب ومنشی الطاف مسیح صاحب پریچر کے واقع ہوا تھا مندرج ہو ہمارے پاس موجود ہے جس کسی صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ بہ ارسال قیمت ۶ ر مع محصول ڈاک دفتر زمرۂ احباب سے منگوالین انکی خدمت بھیجدیا جائیگا ۔

رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون ومشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر مندرجۂ ذیل قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمایا ۔

جناب قاضی شیخ محمد بدرالدین صاحب عرف شیخ بابو میانصاحب والی شہر منگلور ضلع راجکوٹ	۱۸	۳۰ -
جناب مولوی سید محمد صاحب مدرس اگرہ کالج	۴	- -
جناب سید مرتضی صاحب رسالدار اشٹان سوار علاقہ فسٹ رجمنٹ میسور	۴	۲ -
جناب محمد حسین صاحب بتوری اسسٹنٹ کمشنر سیموگہ	۵	- -
جناب مولوی ظہور احمد صاحب روڑکی کالج	۴	۲ -
جناب غلام محمد صاحب ملازم شہزادہ شہ دیو سنگ بہادر رائی بریلی	۱	۱۲ -

مقام مسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجیب
سکرٹری طبع شد

خراب ہوتا ہی آخر نتیجہ تنجیل
کہ ماندہ ہوتے ہین رفتار پر شتاب ہین پاؤن
بوڑہاپے مین توکل عجب نہین لغزش
عجب کہ کہاتے ہین لغزش سے شباب مین پاؤن

مدرسۃ العلوم علیگڈہ

حق سبحانہ تعالے اون اولوالعزم بزرگوارون کو دنیا مین بہت روز تک زندہ رکہے اور اون کے عمدہ مقاصد کو پورا کرے جو مسلمانان ہند کو ایسے وقت مین کہ مثل ایک جہاز کے جو آندہی مین گرفتار ہے اوسکی کہنے ٹوٹ پہوٹ گئے ہین اور پرد پر رسے ٹوٹ چکے ہین اور اوس کے کہول مین بہت سا سوراخ پڑ گئے اور اون سے پانی بطغیانی تمام جہاز مین آرہا ہے اور ادہر دریا مین طوفان کی شدت دم بدم بڑہتی جاتی ہے اور اوس جہاز کو ڈوبنے سے بچانیکی کوئی تدبیر نہین سوچتی۔ مذلت اور خواری افلاسی اور بے عزتی کی حالت مین تباہ اور ویران ہوے جاتی تہی گذشتہ شاندار حالت کو یاد کرتی اور اوسکو اپنی موجودہ حالت سے مقابلہ کرکے ایک دوسرے کی صورت دیکہکر روتے ہی بہت کچہ سوچ بچار کر ایک ایسی تدبیر نکالی کہ اگر وہ تدبیر چل جاوے تو قوم مسلمانان ہند کی عزت اور شوکت تمام دنیا کی مہذب قومون کے دلون مین جاگزیر ہو جاویگی دولت اور عزت اعلی درجہ کی انکو حاصل ہوگی اور ضرور انکی نسبت یہہ بات کہی جاویگی کہ وہ اپنے گم گشتہ خزانہ کو پھر حاصل کئے ہین۔ ہم پہراون بزرگون کے علی الخصوص اوس ہمیشہ زندہ رہنے والی انسان مسلمانون کی عزت مجسمہ اسلام کا سچا حامی نجم الہند مولوی سید احمد خان بہادر سی۔ ایس۔ ائی کے حق مین دل سے دعا کرتی ہین کہ کارساز حقیقی اون کی مقاصد کو اون کے تصورون کے روبرو پورا کرکے بتاوے آمین۔ ہم اس مقام پر مدرسۃ العلوم علیگڈہ کا مسلمانان ہند کی عزت اور شوکت کی باعث ہونیکی شرح کرتی ہین اور اوسکی تائید کرنیوالونکو خدا تعالے اور مخلوق کی پاس بہترین آفریدگان ہونیکا دعوی ثابت کرتے ہین ہم دنیا کی متفرق قومون پر نظر کرکے یہہ پاتی ہین کہ زمانہ موجودہ مین یوروپ کے قوم بہت معزز ہین علوم و فنون کے کمالات امور سلطنت مین عالی دماغی۔ صناعی اور تجارت مین بالادستی۔ ملاحی اور سیاحی مین کمال۔ اخلاق اور معاشرت کے محاسن۔ ابواب تمدن اور خانہ داری کی کمالات سب انکو حاصل ہین۔ اور یہہ بہی اوس کے ساتہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہو زمانہ کو اگر وہی قوم بالکل جاہل اور وحشی تہی۔ اب اس کمینہ حالت سے اس عمدہ اور معزز درجے کے حاصل کرنیکی وجہ کو ڈہونڈتی ہین تو یہہ بات ہی کہ انہون نے اپنے اتفاق سے اعلی درجہ کی تعلیم و تربیت اپنے ملک مین پہیلا نیکے عمدہ ذریعے قایم کئے اور اوس سے فوایدحاصل کرنیکا نتیجہ اونکی عزت و دولت و شوکت نکلا۔ جارج اسٹیسون سن کے حالات کو دیکہتی ہین کہ وہ ایک گمنام شخص تہا مگر ایک مدت اوس نے اپنی ہمت کو اسٹیم انجن کو کامل کرنے پر صرف کیا اور کامیاب ہوا آج کیدن جتنی انجن ہند اور انگلند فغفر کے ریلوی پر دوڑتے ہین سب اوسی کے کارخانہ کے بنے ہوے ہین۔ روم اور روس کو کریمیہ مین مقابلہ ہوا

انگلند فرانس وغیرہ باوجود روم کے معاون ہونے کے رقبہ
کی افعاج کی ایسی کثرت تہی کہ روم والون کو اپنی کامیابی پر
شبہ ہوتا تہا لارڈ پالمرسٹن کی صائب تدابیر سے روم اور انکے
معاونون نے روس کو شکست دیا اور اپنی عزت کو دنیا مین قایم
اور باقی رکہا - غرض ایک ایک فرد قوم یوروپ کا کیا اپنے
ملک مین اور کیا غیر ملکون مین ایک ایک تدبیر ایسی سوچکر
چلاتا ہے کہ اوس سے لوگونکو آرام اور اُنکو دولت اور عزت
حاصل ہوتی - جب اِن تمام کے سرچشمہ کو ڈہونڈہو تو
وہی اعلی درجہ کی تعلیم و تربیت ہی اخیر مین سامہنے ہوتی ہے
جو یوروپ کے نامور یونی ورسٹیون مین دیجاتی ہے

کوئی ایسا خیال نکرے کہ یوروپ والون کے پاس مال و
دولت بہت زیادہ ہے اس لئے یہہ تمام عزت و راحت کے کام کئی
جاتے ہین - یہہ خیال کرو کہ اونہون نے یہہ مال و دولت
کس طرح سے حاصل کیا روم اور مصر مین دولت کچہہ کم نہین
باوجود اس کے دخانی جنگی جہاز بنانے اور ریلوی جاری
کرنیکے لئے وہ یوروپین انجنیرون کے محتاج ہین سیکڑون روپیہ
درماہا دیکر انگلند اور فرانس سے انجنیر منگواتے ہین - نہر سویز
جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے جہاز یوروپ سے ہند کو بغیر اٹکاؤ کے
آتے ہین ایک فرنچ انجنیر ہی کا کام ہے کیون روم یا مصر والون
سے جس کے ملک مین سویز واقع ہے بغیر کک فرنچ والے کے نہین کرسکا
مال و دولت سے کیا ہوسکے جب اعلی علوم کی تعلیم نہو -
حاصل یہہ کہ تمام عزت اور دولت اور آرام عمدہ تعلیم و تربیت
کا نتیجہ ہے - ہمارا مدرسۃ العلوم بعینہ یوروپ کے نام ور یونی

ورسٹیو نکا ایک نمونہ ہے فرق اتنا ہے کہ یوروپ کی یونی ورسٹیون
مین مذہبی تعلیم عیسائی ہے اور مدرسۃ العلوم مین اسلامی -
باقی علوم و فنون سب وہی ہین جو لنڈن آکسفورڈ اور کیمبرج
کی یونی ورسٹیون مین پڑہائی جاتی ہے ہمارے مدرسہ کا نقشہ
جس مین اقسام علوم اور طرز تربیت و تعلیم اور وسائل ترغیب
علوم جو مدرسۃ العلوم کے نسبت مندرج ہین اور جسکو جناب
سید محمد محمود اسکو بیرنے ترتیب دیا ہے موجود ہے اوسکو دیکہنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے اسی طرح کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے جو قوم
یوروپ کو معزز اور مہذب بنایا ہے اور ضرور مسلمانان ہند کو
بہی اس قسم کی تعلیم و ترتیب سے وہی عزت اور شوکت حاصل
ہوگی لوگونکو کوئی ایسے کام کی تائید کرنی جس کے فوایدسے انکو
بے خبری ہے یا اوسکی نتیجون کو پورے پورے خیال مین نہ لاسکین
قابل معلوم ہوتا ہے یا جن لوگونکو کسی قسم کی قومی کامون پر
بالاتفاق سعی کرنیکی عادت نہین ہوی ہے ایسے ایک کام کی
تائید یکبیک کرنے کی بات دلمین جگہہ لیکر نمود ہونا مشکل ہے
اس لئے ہماری ہم وطنون نے جیسا چاہیے مدرسۃ العلوم کی تائید
جلد نہ کی مگر اب بتدریج جب اوسکی ضرورت اور مقاصد پر اطلاع
ہوتی جاتی ہے لوگ تائید پر کمر باندہتے ہین - اگر تمام مسلمانون
پر مدرسۃ العلوم کی ضرورت اور اوس کے عمدہ مقاصد ایسا -
کہل جاوین جیسا بعض ہمارے پیشوا ون پر روشن ہین ایک دن
مین مدرسۃ العلوم کے قیام کا پورا سامان جمع ہوجاویگا اور
لوگ اسکی تائید کرنے کو ایسا ضروری سمجہینگے جیسا اپنی اپنی
زیست کے ضروریات کو فراہم کرنا ضرور تر سمجہتے ہین اور حقیقت

مین مدرسۃ العلوم ضروریات زندگی سے اشد ضرور ہی کیونکہ
آدمی کو جان سے بھی عزت پیاری ہی فقط ؛ باقی آیندہ

کہانا پر اپاپیٹ اپنا

نور افشان نمبر ۳۰ جلد ۲ مین منجانب صاحب نور افشان بجوالہ
تہذیب الاخلاق انتخاب سفرنامہ رابٹ شا صاحب کا مرقوم ہے
چونکہ وہ انتخاب نہایت تعصب سے کیا گیا ہے جو جو بات مفید مطلب اپنے
صاحب عبارت نے دیکھی اوسکو بدیہ نظر ناظرین کی بلکہ اونہین مناسب نہا
کہ کہانا کہانے کے باب مین کچھہ فروگذاشت نکرتے اور اوس واقعہ
کو ٹھیک ٹھیک ارقام فرماتے چنانچہ ہم ذیل مین شا صاحب
کے ساتھہ بورزباشی اور مہماندار اور چاپنجاباشی کا حال ارقام
کرین گے تاکہ سبکو معلوم ہوجائیگا کہ اس شرط پر وہان کے مسلمانون
نے شا صاحب کے ساتھہ کہانا کہایا ہی اگر وہی شرط جناب پادری صاحب
بھی قبول کرین تو بسم اللہ ہم سب مسلمان اون کے ساتھہ کہانا
کہانیکو شریک ہین ۔ واضح ہو کہ اخبار نامدار منشور محمدی
مین آجتک ہمنے کوئی مضمون عیسائیون کے ساتھہ کہانا کہانے
مین تحریر نہین کیا امر متنازعہ فیہ مین نور افشان مین ایک سوال
چھپا ہوا ہی کہ جسکا جواب باصواب انشاء اللہ تعالی امروز و فردا
تحریر ہوگا ۔ اگرچہ اس معاملہ مین کئی بار مخالفان اسلام سے
بحث ہوچکی ہے اور ہمارے علمانے اردے شرع محمدی اون سے کہانا
کہانا عدم جواز فرمایا ہے بلکہ بہت سے یہان ملک ہندوستان
مین جہاں کرسٹان ہوچکے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے مسائل
اون کے مطالعہ سے محروم ہین یا اونکا دل ڈبل روٹی اور
بسکٹ اور اشیاء ماخوردنی پر للچاتا ہی اس لئے وہ لوگ عوام

الناس کو طعن سے اس مسئلہ کو بار بار شروع کرتے ہین اور ظاہرا
اتحاد اور رابطہ کا عیسائیون کے ساتھہ دم بھرتے ہین اور آپس مین
ہوا اور ہون کو بہی اپنے ساتھہ ڈبویا چاہتے ہین ۔ صاحبان عالیشان
کی خوشی کرنے کے لئے یہہ سوانگ لاتے ہین ۔ لیاقت اور قابلیت
تو ادنمین اسقدر نہین ہی کہ جسکی بدولت صاحبان عالیشان
بیدار مغز اوہنین موہنہ لگاوین تو اونہون نے اپنی سوجیت کا ذریعہ
اور اتحاد کا وسیلہ صاحب لوگون کی ساتھہ کہانے پینے کو سمجھہ لیا
ہی واہ کیا خوب مثل ہندی ہی کہ دو بہا مین دونو گرمایا ملی نہ
نہ رام ۔ ادہر اتحاد قلبی نہوا اُدہر ایمان کا فور ہوا بہت لوگ
رکابی مذہب شخصی جسکا کہایا اوسی کا گایا دیکہنے مین آئے ہین
ملک پنجاب مین جب سکہان کی عملداری تہی تو بہت سے جہلا اسقدر
درجہ کو لوگون نے سکہون کی طرح سر پر کیس یعنی بال رکہہ
لئے تہے بعضون کی بال بہی نہین مونڈتے تہے واگورو جی کا خالصا
واگورو جی کی فتح بولا کرتے تہے اور اسی طرح بہت سے نادان مسلمان
سکہون کے خوش کرنیکے واسطے انکی رسومات بجا لاتے تہے بلکہ ہمکو ایک
مسلمانکا حال یاد آیا کہ جب وہ نہایت تہی دست ہوگیا اور وقت
مستی سے جان بلب آیا تو اونے سکہون کا گرنتہہ پڑہا اور ہزارہا
اشلوک اور چوپائی یاد کرلئے اور سکہون کے مانند پگڑی باندہنے
لگا یہانتک اونکے دلو مین جگہہ پیدا کی کہ سکہ ہی ہوگیا بہایا جی
بکارنے لگا اور وہ سکہون کو گرنتہ سناتا اور یا وا نانک صاحب
کے حالات سے اونہین خوش کرتا اور اپنا چلتا دھندا کرتا اور
خوب حلوا پوری رات دن کہاتا اور چٹکہ ہی چٹ کرتا ۔
جب سکہون کی عملداری بدل گئی اور انگریزونکا دور دورہ

ہوگیا تو وہ پھر بہو کون مرنے لگا - لکھنے پڑھنے کا تو کام خوبی
اوسنے سیکھا نہین تہا اور نہ کسی علوم مین اوسکو استعداد ہی
مجھ نہا تون کی مانند کتب اور شعر اور گرنتہ اور چند اشلوک
شاستری کی جانتا تہا - اوسکی قسمت کی یاوری سے مشنری لوگ
پنجاب مین آگئے پھر تو اوسکی چاندی ہوگئی کچھ روز تلاشی رہا پھر
کوئی اچھا دن دیکھکر مسیحی گلہ مین شامل ہوگیا سو ای بہائیو
ایسے ڈہلمل یقینون سے خدا بچاوے - دیکھو تو ہندو لوگ جو مسلمانون
اور غیر قومون سے پرہیز کرتے ہین کیا اونکے ساتہہ کوئی پیار
نہین کرتا کیا محبت کہانے پینے پر منحصر ہے اور غور کرو کہ پادری
لوگ اپنے مذہب کے ترقی کیواسطے کیا کیا اودیم بن کرتے ہین
اپنے ساتہہ ایک رنگ کرنیکے واسطے کیا کچھ تراش خراش کرتے
رہتے ہین بلکہ غیر قومونکو جو اونکے سایہ سے گریزان ہین اونکے
ساتہہ کس انداز سے پیش آتے ہین ایک تم ہی سست الاعتقاد
ہو کہ گوی کیطرح جہان کہین نشیب پاتے ہو ڈلک جاتے ہو اور
ایسے لوگ ہم دنرات دیکھتے ہین کہ جو صاحبان یورپین کی خوش
طبعی کیواسطے اونکے ساتہہ چندہ دینے مین شریک ہوتے ہین اور اکثر
اوقات گہوڑ دوڑ مین شامل ہی ہوا کرتے ہین اور -
گہڑی پر چندہ ڈالتے ہین اور میز پر کہاتے پیتے ہین اور
شب و روز اونکے ساتہہ گٹ پٹ کرتے ہین اور اپنے بہائیون
کی حماقت اور بیوقوفی سے اونہین خوش رکہتے ہین اور -
اونکی خاطر داری کی لئے سفر کا خرچ اوٹہا کر انگلستان کا
سیر کرنے جاتے ہین اور اونکی خوشامد پر بے درجہ کی کرتے
ہین مگر یاین ہمہ مثل ہندی اونپر صادق ہے واہ قسمت

بہ شہر جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ ۵

کہ دیا پکا فی کبیر ہوگیا دیا - وہ اتحاد جو صاحبان یورپین
کو اپنے ہم قوم کے ساتہہ ہے اونے کبہی نہین ہوتا - بلکہ بعض
بعض ہماری بہائیون نے یہان تک ترقی پیدا کی ہے کہ اپنا کلر
لباس انگریزی کر لیا ہے اور اصطباغ پاکر مسیحی کلیسا مین
شامل ہوگئے ہین پہر بہی صاحب لوگ اون سے وہی سلوک کرتے
ہین جو عام لوگونکے ساتہہ ہو رہا ہے ہان البتہ اتنی ترقی تو
ہماری بہائیون نے کی کہ وہ بہی صاحب کہلاتے ہین بقول
شہورہ مصرعہ یہ بہی لہو لگا کے شہیدون مین ملگیا -
اب خیال کرنا چاہئے کہ انگریز بہادر اپنا لباس ترک کرنا
نہایت عار سمجہتے ہین بلکہ غیر ملکون مین بہی جاکر اپنا ہی
لباس پسند کرتے ہین چنانچہ دیکھو پہلا سفرنامہ جناب ڈیوک
فورساتہہ صاحب بہادر کا نمبر ۵ دفعہ ۱۰۶ مطبوعہ ۱۸۷۱ء
دادخواہ سے اول ملاقات ہماری ۲۴ اگست تیسری پہر
کو ہوئی وقت مقررہ ملاقات پر شادی ہمراہی کے واسطے آئی
بموجب اوسکے اقرار کے جو لیہ مین مرزا شادی ہوا تہا ہم تینون
انگریزون نے اپنی معمولی انگریزی پوشاک پہنے اور یارقندی
لباس نہ پہنا - الخ باوجودیکہ موافق دستور کے دربار یارقندی
سے یارقندی لباس صاحبان مذکورہ کے لئے آیا مگر پہر بہی -
اونہون نے اپنا لباس ترک کرنا عار سمجہا ایک یہہ بہی ہمارے بہائی
ہین جو صاحب لوگون کی نقل اوتارتے ہین اور سبب فخر سے
مہذب بننے کے لئے اونکا لباس پہنتے ہین - کیون نہو چیرا
نباشد ایسی ہین تو ایسے ہین - ای میرے بہائیو دیکہو ہم مین سے
ہماری بعضے بہائیون نے محنت سے سرکار انگلشیہ کے بدولت کالجون

اور اسکولون مین علم و ہنر حاصل کیا اور اپنا مذہب اور لباس
نہ بدلا اور نہ اونکو ساتھہ کہانا کہانا یہان تک اونہون نے
استعداد پیدا کی کہ صاحبان یورپین اونکی لیاقت نامون مین
تعریف کرتی ہین قسمت کی یاوری اور علم کی وسیلہ وہ ہر جگہ
جلیل القدر عہدون پر فخار ہین بہلا بتلاؤ تو وہ لوگ جو
اسقدر اہل ثروت اور ذی استعداد ہین انکا گزارا بدون
کہانا پیو صاحب لوگون کی ساتھہ کیونکر ہوتا ہے ۔ ہمکو معلوم
ہوتا ہو کہ تمہاری دلون مین کچھہ اور ہوس ہے جو تمکو اس طرف
مائل کرتی ہے افسوس ہے تمہاری اس سمجھہ پر کہ تم خدا اور رسول
کو بھول کر اپنے نفس کے تابعدار ہونا چاہتے ہو سو مین دعا
کرتا ہون کہ خدا تمکو وہ ہدایت بخشے کہ تم اپنی طرف غیر قومونکو
کھینچو ۔ اور انکو دین اسلام کی دعوت کرو یہہ چند روز کا
کہانا تمین کب کا سیر کہیگا آخر کو بھوکے ہو کر ہلاک ہو جاؤگے وہ
روحانی کہانا جو دعوت اسلام ہی اوسی کہاؤ اور وہ آب زمزم
کہ جو آب حیات پر فوق رکہتا ہے پیو بقول مشہورہ پنجابی :

س فرید اسی کسی کہا کی تہنڈا پانی پی ۔ نہ دیکہیگا نے
جو پڑی نہ تر ساجی ۔ اب جناب یاوری صاحب کو ادہر متوجہ ہونا
لازم ہی اور ہمارے ناظرین اخبار کو غور کرنا چاہیے دیکھو
پنجابی اخبار نمبر ٢٩ مطبوعہ ١٨ جولائی ١٨٧٣ء جلد ١ صفحہ ٩
شاہ صاحب فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے اپنے دوستونکی دعوت
کی جس مین میر منشی دیوان بخش اور پیو زباشی اور مہاندار
اور چار پنجاباشی شریک ہوئے اون لوگون نے پہلے روٹی کا ٹکڑہ
نمک کی ساتھہ کہا کر روزہ کہولا پہر کہانا کہایا ۔ کہانے مین کچھہ

انگریزی اور کچھہ اونکا کہانا تہا پیو زباشی کو اس بات کی
تشویش تہی کہ کونسی چیز کہائین اور کونسی نہ کہائین کیونکہ
کم بخت کشمیری اور ہندوستانیون نے جو شاہ یار قند کے ملازم
تہے نوکرون سے ہماری شکایت کی تہی اور یہہ کہدیا تہا کہ سوائے
سور کے گوشت کے یہہ اور کچھہ نہین کہاتے کسی مسلمان کو اونکی ساتھہ
کہانا کہانا نہ چاہیے اس لئے پیو زباشی نے میر اور مہمانون سے کہہ
تہا کہ منشی پر نظر رکہیو جس چیز کو وہ نہ لی اوسکو ہاتھہ نہ لگائیو مجکو
اس بات کی کچھہ خبر نہ تہی بعد کو خبر ہوئی پہر منشی نے اونکو سمجہا دیا کہ
زرہیل انگریز کبہی کبہی اسکا استعمال کر لیتے ہین مگر شاہ صاحب نے
کبہی نہین کیا الخ ۔ کیون جی حضرت یاوری صاحب فرمائیے
آپ کن انگریزون مین سے ہین اگر شاہ صاحب کے مانند ہو تو بسم اللہ
لیجئے ہاتھہ دہوئیے بسم اللہ کر کے کہانا مسلمانون کی ساتھہ نوش
جان کیجئے اگر آپ کا نمبر ٢ ہی تو آپ اپنے تحریر کو اور شاہ صاحب
کے حال کو مقابلہ کر کے آپ ہی انصاف کیجئے دیکھو جن مسلمانونکا
حال آپنے اپنے اخبار مین لکہا تہا اور ہند کے مسلمانون کو غیرت
دلائی تہی دیکھا اون مسلمانونکا کیسا عقیدہ پختہ ہے اور
پیو زباشی و مہمانون سے کیا کہا تہا پس آیندہ کو ذرا سمجہہ کر آپ
تحریر فرمایا کرین تو خوب ہی فقط ۔ الراقم میرزا موحد ۔

عورت و مرد کا مسلمان ہونا

صاحب اخبار جام جہان نما تحریر کرتے ہین کہ شہر کلکتہ مین
شیخ بہادر علیصاحب کے دیوان خانہ مین میلاد شریف کی مجلس
تہی اکثر احباب ذکر میلاد سرور کائنات بیان کرتے تہے ایک
ہندو مع اپنی بی بی ذکر میلاد سننے کی لئے کسی کونے مین

سکونت پذیر رہنا بعد اختتام دہر مردود کہنے لگے کہ یہہ دین محمدی سچا ہے
سوا اسکے سب دین جھوٹے غرضکہ جناب مولوی قادر علی صاحب واعظ
کو ناتہ توبہ کرکے مشرف باسلام ہوے

پادری جی پی ہیوصاحب کی چٹھی کے ترجمہ کا جواب

اخبار نور افشان نمبرے مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۷۴ء مین مین
نے پادری جی پی ہیو صاحب کی چٹھی کا ترجمہ کہ جس مین پادری
فاندر صاحب کی ثمانکا حال اور اونکا تادم مرگ مسیح معلوی کی
رسالت پر ثابت رہنا اور دم واپسین تک محمدیونکو جہو نے پیغمبر
کے دہوکے سے بچنے کی دعا مانگتے رہنا وغیرہ مندرج تہا ۔ لکہا دیکہا
یارب بڑے تعجب کا مقام ہے کیا ہوا ان پادری صاحبونکو کہ بجز فتنہ
و فساد اور بڑہ بولی اور لچر گفتگو کے کہ جس سے دلونکو رنج والم
بہم پہنچے ۔ کچہہ سوچتے ہی نہین اور سمجہا سمجہتے ہی نہین اور یارسے
اس پر نیز تجاوز کرکر انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم وسلامہ کو گنہگار
ٹہہرانا اور اونکو زنا کی طرف منسوب کرنا اور شارب الخمر کہنا
انکا تو مشرب ہے نہین ۔ بلکہ انکا مذہب ہے کہ اونکی مقدس کتابون
مین یون ہی لکہا ہے پہر جب جنکی مذہبی کتابین خلاف آئین اور
بے تہذیبی اور انبیا کی بے عصمتی وغیرہ کا مجموعہ ہون تو بہلا انکی
انسانیت اور تہذیب کی کیا پوچہے واہ واہ آفرین بہیجے ۔
خیر مارا چہ لیکن یہ کیا مشکل کی بات ہے کہ ہمارے بہ نسبت بے
اصل اور بے دلیل قیل وقال کرتے ہین اور احکام شرعیہ کو
اپنے زعم و قرار داد کے برخلاف پاکر بد کہتے ہین ۔ مثلاً کہتے ہین
کہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کثرت ازدواج کی ۔
ہان یہ تو سچ ہے لیکن نہین ثابت کرتے کہ کس نبی کی کونسی

کتاب مین لکہا ہے کہ اس امر مین مباحث ہے یا یہہ امر محال
عصمت ہے اور نیز گاڈ مین کہ آنحضرت اپنی متبنی زید کی زوجہ کو نکاح
مین لائے ۔ ہان یہہ تو سچ ہے کہ نہین مدلل کرتے کہ لیپالک کی
زوجہ مطلقہ کو پس از انقضای مدت عدت نکاح کرلینا برا کام ہے
جبان امور کو صرف اپنی ہی عقل سے بد جانتے ہین اور اوسپر
کوئی کتابی دلیل نہین گذرانتے ہین تو بیخبر بہ سزا اور صداع
افزای کو اور کیا تصور کیا جاوے ؎ ای کہ حکم شرع رد
میکنی ۔ پس بدیہا جلد باخود میکنی ۔ ای پادری صاحبو مجہے
ایک مدت ممتد و عرصہ ابعد سے آرزو ہے کہ آپ صاحبون
کی کسی ایک تقریر کو جو ہماری نسبت کرتے ہو مستند و مدلل دیکہون
اور سوچہون ۔ افسوس ہزار افسوس یہ میری آرزو بر نہین
آئی اور نہین بر آئیگی ۔ دیکہو جب ہم تمہارے مسیح صاحب کے باری مین
کسی ایک امر کا ثبوت کرتے ہین تو تمہاری ہی کتابون سے ہم نشان
باب و فقرہ لکہدیتے ہین ۔ پہر تم بہی ای صاحبو ذرہ مہربانی
فرماؤ ہر ایک بانکو مدلل کرو بے دلیل بک بک چہوڑ دو ۔
اور مین یہ بہی تصدیق کرتا ہون کہ ہر ایک پادری صاحب کو کہ
جس سے مجہے مباحثہ ارو دیا نہین دیکہا کہ دلیل مین سربرآورد
ہون ۔ ہان دیکہا تو انکو گہبراہٹ سے بغلین جہانکتے دیکہا
اور لوگونکی بولی ٹہولی کی طرف التفات نہ کرتے درجہ تفقہ
مین پایا ۔ المقصود پادری صاحبونکو مناسب اور سزا
نہین کہ بے دلیل گفتگو سے ہم کو رنجیدہ کرین اور انکو محقق
ذلیل کرلین ؎ اگر دریافتی سر دانشت بوس ۔ ورنہ
غافل شوی افسوس افسوس ۔ جب تمہید ممہد ہو چکی

اب خیال کرو کہ پادری فانڈر صاحب مرتے مرتے کسقدر جھوٹھ کی آفش مین جل مرے اور کیا ہی گرگزرے - کچھ نہین کیا صرف اپنی عاقبت برباد کرلی کس کام کیا بگڑا - علاوہ ازین یہ صاحب جب تک زندہ تھے مسیح صاحب کی الوہیت پر تھے اور اسی بات کی منادی کرتے رہے - لیکن یہ کیا ہوا جو انکی رسالت پر مرے نہ الوہیت پر - طرہ برین اس رسالت کا ثبوت بھی ایک امر دشوار ہے کیونکہ عہد عتیق یعنی توریت وغیرہ مین کسی مقام پر تصریح نہین پائی جاتی - کہ مسیح رسول ہے اور انپر جتنے پیشین گوئیان جمع گئین ہین وہ سب ڈانواڈول ہین اور کتنی تو بے اصل - ازان جملہ متی کی انجیل کے ۲ باب کے ۲۳ فقرے مین لکھا ہے - ایک شہر ہین جسکا نام ناصرت تھا اگر رہا اسی طرح جو نبیونکی معرفت سے کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلاویگا پورا ہوا - اتھے اسباتکا ٹھکانا ہی نہین ہے کہ کس نبی کونسی کتاب مین کہان کہا ہے - یہہ تو پوری گپ ہے گپ کا اعتبار کب ہے - بڑی حیرت کا مقام ہے کہ انجیل مین یہ پہلی پیشین گوئی دیہی متی سا معتبر مصنف کیسے بنیاد ہوگئی تو اوروں کی کیا پوچھے - واہ واہ کیا سچے کتابین ہین اور کیا اچھی پیشین گوئیان ہین - آفرین ان کتابونپر اور ایسی کتاب والون پر - کچھ شبہ نہین ہے کہ اس مقام مین سب حیامند عیسائی اپنی آنکھہ نیچے کرین پھر عمر بھر سر نہ اٹھائین - **فرد**

دوم باب متی کی پیشین گوئی ہے محض ادعا ہے فقط ادعا ہے اب رہا دور دراز کی باتین کھینچ کہانچ کے مسیح صاحب پر جملانی محض پادری صاحبون کی گھبرت ہے یہہ کونسا بڑا کام ہے ہر ایک عالم ہلیہ سلیمہ کے نزدیک مردود مالا کلام ہے چنانچہ پادری صاحبونکی کل بناوٹونکا استیعاب اہل مخصرین سما نہین سکتا - لہذا ایک حماقت کا بھید کھول کر ناظرین نصفت آئین کی پیش کرتا ہون اور امیدوار بیٹھتا ہون کہ دیکھہ کیسی منصفی ہوتی ہے اور میری کوشش کی داد کس عنوان ملتی ہے فہو ہذا متی کی انجیل کے ۱ باب کی ۲۳ فقرے مین لکھا ہے دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور ایک بیٹا جنیگی اور اسکا نام عما نوئیل رکھا جائیگا اتھے - اس فقرے مین متی نے جو لفظ عما نوئیل کو اپنی مسیح پر جمایا سو بڑی غلطی کی اور نہایت بے انصافی پر کمر باندھی - اور نیز دو مقام مین تحریف لفظی کی چنانچہ (دیکھہ) کی جائے مین (دیکھو) لکھا اور (رکھیگی) کی جگہ مین (رکھا جائیگا) کہا یہ کیا ہی حیرت ہے کہ عما نوئیل ایک مقدس آدمی تھا جو مسیح صاحب کے آگے گذر گیا - مختصر قصہ اسکا یون ہے کہ یہوداکی بادشاہ آخذ بن یوتام بن عزیاہ کے زمانے مین شاہ ارام اور شاہ فقح بن رملیاہ اور شلیم پر لڑائی کی غرض سے چڑھائی کی - لیکن فتح یاب نہو سکے اسوقت وہان کے لوگون کا دل نہایت گھبرا گیا اور یون ہے جس طرح بن کے درخت آندہی سے ہلتے ہین - تب حق تعالے نے آخذ بادشاہ کے پاس اشعیا نبی کی زبانی پیام بھیجا کہ تو ہشیاری کر اور خاطر جمع رکھہ ان جلتے لکڑیون کی دو دہوان والی تکڑون کے مقابل نامردی مت کر اور تیرا دل نہ گھبرائے اور خداوند اپنے خدا سے خواہ علوی خواہ سفلی کوئی نشان مانگ - غرض حق تعالے نے یہ نشان بتلایا کہ دیکھہ وہ کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عما نوایل رکھیگی

جب تک وہ لڑکا نبکی اور بدی مین امتیاز حاصل نکرے وہ
دونون بادشاہ برباد وخالی ہوجائینگے - چنانچہ اشعیاے باب
کا ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ فقرہ ملاحظہ فرماؤ - فہو ہذا - اسواسطے
خداوند آپ تم کو ایک نشان دیگا دیکھو وہ کنواری بیٹہ سے ہوگی
اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوائل رکہیگی - وہ شیر شہد
کہائیگا جب تک وہ برا ترک کریگا اور بہلا پسند کریگا امتیاز
نہ پاوے - کیونکہ اسکے آگے کہ یہہ لڑکا بد ترک کریگا اور نیک پسند
کریگا امتیاز پاوے وہ سرزمین جسکے دو پادشاہون کے سبب تو رنج
مین ہے - ویران ہوجائیگی - انتہا - پس بموجب اس مقدس
وعدے کی بابت نائی مذکورہ بالا ظہور مین آچکی یعنے وہ لڑکا
عمانوئیل نامی پیدا ہوا اور ان دونون بادشاہون کی سر
زمین ویران ہوچکی - اور بادشاہ آخذ رنج والم سے نجات و
رہائی پاچکا - پہر اشعیا نبی کی اس پیشین گوئی مین مسیح صاحب کو
کہ جنکا ظہور تخمیناً سے سال کے درمیے ہوا داخل کردینا صرف نصرانیو
کی خوش فہمی ہے کوئی دانا اسکو پسند نہ کریگا اس مقام مین
زیادہ تامل وتدبر کرنیکی کچہہ بہی ضرورت نہین ہے ادنی شعور
مند بہی سمجہہ سکتا ہے کہ عمانوایل کی علامتون سے یہہ بہی ایک ہے
کہ وہ شیر وشہد کہائیگا پہر انجیل مین کہان لکہا ہے کہ مسیح
صاحب کی خوراک شیر وشہد تہی - نہ یہ ہے نہ اور کچہہ تو یہ اس
بیہودے تعصب خانہ خراب کیا کیا شگوفے کہلاتا ہے اور مرد کو
کیسا دیوانہ اور بالکل بنا دیتا ہے اور جو یہ انکلتی ہین کہ معنی عمانوئیل
کی (خدا ہمارے ساتہہ) کی ہین - بجز عیسی مسیح کی دوسرے پر صادق
نہین آتی کیونکہ وہ اللہ بہی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ پہلے تو مسیح صاحب

کی الوہیت ہی ثابت ہو نہین سکتی - پیش ازین بیست کہ دعوا
در انکو کنا و اشارہ بالخصوص نوعیت اور اوہر اودہر سے
کہینچ کہانچ کر مسیح صاحب پر جما لیکر ان بچارے عاجز صاحب
جو انجان بشری کو خدا مان رہے ہین - استغفر اللہ العظیم

چنانچہ وہ اشارے اور کنائے کسی
اور وقت قلم بند کرکے ہدیۂ ناظرین کرونگا انشاء اللہ تعالی
دوسرا یہ کہ وہ عذرا یعنی کنواری بن شوہر کی حاملہ ہوکر جو لڑکا
جنی سو وہ منجانب اللہ ایک مہم عظیم کی نشانی تہی - لہذا اس
لڑکے کے نام کے معنی خدا ہمارے ساتہہ کے ہوے لیکن یہہ مقصود نہین
کہ فی الحقیقت خدا جسم مین ظاہر ہوا اور ہمارے ساتہہ ہے - تعالی
اللہ علوا کبیرا عما یقولون ان معنون کرہی مسیح صاحب کے
وہ نصیب کہان ہین جو اس بشارت کے مصداق بنین - کیونکہ
انکا ظہور تو اس مہم کے سر ہونے سے صدہا سال کے دری ہوا اور نہ
اونکی خوراک شیر وشہد تہی نہ اور کچہہ نہ اور کچہہ پہر یہ کیا تماشا ہوگا
جو نصرانی ہر کوچہ وبرزن دونون ہاتہہ اور ڈہو پر ہلا ہلا کر
ناز بیجا کرتے ہین کہ مسیح عمانوئیل ہے عمانوئیل ہے - سے
صد قوان پیر نازبی کی - کوئی الجہا نہ اس طرح مجہہ سے - باب
پادری فانڈر صاحب کے حق مین کیا سوجہی جو انہون نے
مسیح صاحب کی الیسی ڈانواڈول رسالت پر مرے
نجات کیونکر پائینگے اور حیات ابدی مین کونسی صورت سے داخل
ہونگے - ای کاش اگر انہون محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی
رسالت پر اس دار فانی سے گذرتے فردائے قیامت انکی شفاعت
سے کامیاب ہوکر جنات النعیم مین سعادتیات کے ساتہہ گذران